© rasailojaraid.com

SAVOY HOTEL
MUSSOORIE.
Tele { Grams "Savoy" | Phone No. 10

سیوائے ہوٹل
۱۰ ستمبر ۴۶ء

حبی فی اللہ
میں چاہتا ہوں کہ آپ دو تین دن کی
مہلت نکال کر آئیں اور مجھ سے ملیں۔ میں یہاں ۱۷ تک ہوں
پھر دہلی جاؤں گا اور دہلی سے آپ کو اطلاع دوں گا کہ میرا قیام
کہاں ہوگا۔ امید ہے کہ آپ زحمت گوارا کریں گے
اور آکر ملیں گے۔ بہت سی ضروری باتیں کرنی ہیں

والسلام علیکم

ابوالکلام

عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری
امرتسر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

MEMBER FOR EDUCATION
INDIA

دہلی ۱۰ فروری ۴۲ء

عزیزی آپ اس دن آئے لیکن کاموں کی
مشغولیت سے ایسا بے بس ہو رہا تھا اسٹیشن
سلیکشن کمیٹی کا وقت ساڑھے نو تھا اور
میں دس بجے تک بھی فارغ نہ ہو سکا اسلئے عذر خواہی
کے سوا چارہ کار نہ دیکھا۔ خیال تھا کہ آپ ٹھہرینگے
اور دوسرے دن مل سکینگے لیکن آپ ٹھہرے نہیں۔
اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو آئندہ ہفتے کسی
دن آ جائیے تاکہ کچھ وقت ملاقات کے لئے نکال
سکوں۔ مجھے افسوس ہے کہ اُس دن وقت نہ نکال سکا

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکا مخلص

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری
امرتسر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنتِ امیرِ شریعت مدظلہا

توضیحات بہ سلسلہ امیر شریعتؒ اور ابوالکلامؒ

۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء کا خط الیکشن سے پہلے کا ہے اور یقیناً "ضروری باتیں" اسی سے متعلق تھیں اباجی نہ مسوری گئے تھے نہ دلی۔ اور مولینا حبیب الرحمن لدھیانوی صاحب نے ماسوائے اباجی کے باقی حضرات کی رضامندی و علم سے "ضروری معاملہ" طے کر لیا تھا قاضی احسان احمد صاحب اور شورش صاحب مرحومین بھی کہتے تھے ہم لاعلم تھے، (یہ "احرار یونینسٹ انتخابی مفاہمت" کا معاملہ تھا۔)

واللہ اعلم بالصواب

---

۱۰ فروری ۷ ۴ء کے خط کا سببِ ورود یہ واقعہ بنا۔

ایم۔ اے۔ ایس اینڈ کمپنی حبیب گنج لاہور کے مالک حاجی دین محمد صاحب مرحوم و مغفور حضرت مولانا احمد علی رحمہ اللہ کے مرید خاص تھے اور اباجی کا بھی ازحد اکرام و احترام کرتے تھے بقول شورش صاحب مرحوم انہیں لوہے کا کوٹہ درکار تھا مجھے یوں یاد ہے انہیں کوئی پرمٹ درکار تھا بہر حال انکے شریک کار کوئی اور صاحب تھے، جن سے اباجی قطعاً واقف نہ تھے ان صاحب کو لیکر حاجی صاحب دہلی گئے۔ اور حضرت مولانا آزاد سے ملاقات کی کوشش کی۔ اتنے ہنگامی دور میں مولانا کے پاس وقت بھی نہ ہوگا۔ اجمل خاں صاحب (مولانا کے پرائیوٹ سیکرٹری) سے ان حضرات نے ملاقات کا وقت مانگا، انہوں نے عذر کر دیا۔ یہ بیٹھ گئے کہ وقت لیکر جائینگے۔ اجمل خاں بھی اڑ گئے اور صاف انکار کر دیا۔ مایوس ہو کر یہ حضرات اباجی کے پاس آئے اور مذکورہ واقعہ کا قطعاً کوئی ذکر نہ کیا بلکہ اپنا معاملہ یوں پیش کیا کہ آپکی سفارش مولانا مان لیں گے ہمارے ساتھ تشریف لے چلیئے۔ اب حاجی صاحب سے صرف سرمایہ دار ہونے کی وجہ سے تو تعلق نہ تھا وہ سرمایہ دار ایسے تھے کہ انکے کارخانے میں نمازوں کے اوقات میں کام بالکل بند ہو جاتا اور حاجی صاحب متنوی ملازمین کے ساتھ جس صف میں جگہ مل جاتی کھڑے ہو جاتے اور جس روز حضرت مولانا تشریف فرما ہوتے نماز کے فوراً بعد وہ انکے جوتوں کے پاس آ کر کھڑے ہو جاتے۔ اور حضرت مولانا جب فارغ ہوتے تو وہ جوتے اٹھا کر انکے آگے رکھ دیتے۔ ان وجوہ سے اباجی انکی قدر کرتے تھے۔ انکے اصرار پر اباجی مان تو گئے مگر کہا کہ شورش کو ساتھ لے لیتے ہیں۔ حاجی صاحب کو اتنی عجلت تھی کہ اس زمانہ میں انہوں نے دو سیٹیں ہوائی جہاز کی ریزرو کرائیں ایک اپنے لئے اور ایک اباجی کے لئے لیکن اباجی نے شورش صاحب اور حاجی صاحب سے فرمایا کہ آپ لوگ ہوائی جہاز پر جائیں میں گاڑی میں آؤنگا۔ وہ اپنے کارکنوں سے یہی سلوک کرتے تھے۔ شورش صاحب کی اللہ بال بال مغفرت فرمائے، جاتے ہوئے روزنامہ آزاد میں آٹھ کالمی سرخی لگا گئے کہ حضرت امیر شریعت مولانا آزاد سے اہم مذکرات کے لئے بذریعہ طیارہ دہلی روانہ ہو گئے۔ حضرت امیر شریعت شورش صاحب کے بعد ریل

© rasailojaraid.com